پروگرام نمبر : 5　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　مئی 2022ء

قرآن مجید:

اللہ میاں کا خط ہے جو میرا نام آیا

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصاراللہ

خصوصی ہدایات

مجلس انصاراللہ بھارت بمنظوری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سال 2022ء کو قرآن کے سال کے طور پر منا رہی ہے۔ اس مناسبت سے امسال ہمارا ہر پروگرام خصوصاً تربیتی جلسہ قرآن کریم سے متعلق ہوگا۔ ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔ عندالضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ سب انصار کو جمع کر کے کم از کم اسی کو ہی سنایا جائے۔ اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔ پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

Programme No : 5　　May 2022

ازطرف: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat, Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ..................................ضلع...............................صوبہ......................

بتاریخ:......................بروز............................

زیرصدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضورانور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ)

تلاوت کلام پاک

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا
يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ
وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ (النور 58-56)

ترجمہ

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔(اور اے مخاطب) کبھی خیال نہ کر کہ کفار زمین میں ہمیں اپنی تدبیروں سے عاجز کر دیں گے اور ان کا ٹھکانا تو دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

27رمئی : یوم خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: ’’سال میں ایک دن ’’خلافت ڈے‘‘ کے طور پر منایا کریں۔اس میں وہ خلافت کے قیام پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں۔اور اپنی پرانی تاریخ کو دھرایا کریں۔‘‘ (الفضل یکم مئی ۱۹۵۷ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں: آج 27 مئی ہے اور جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اس دن جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت کا آغاز ہوا اور اس کی مناسبت سے جماعت میں یہ دن یوم خلافت کے طور پر منایا جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے وعدے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدرت ثانیہ کے متعلق دی ہوئی خوشخبری پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکھرنے سے بچالیا۔(خطبہ جمعہ 27 مئی 2016ء)

عہد انصار اللہ

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ

وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے!

باغ میں مِلّت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کھِلا		آئی ہے بادِ صبا گُلزار سے مستانہ وار
آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے		گو کہو دیوانہ مَیں کرتا ہوں اُس کا اِنتظار
آسماں سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا		دِل ہمارے ساتھ ہیں گو مُنہ کریں بک بک ہزار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے		وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار
اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا		پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار
مِلّتِ احمدؐ کی مالک نے ڈالی تھی بِنا		آج پوری ہورہی ہے اے عزیزانِ دیار
گلشنِ احمدؐ بنا ہے مسکن بادِ صبا		جس کی تحریکوں سے سنتا ہے بشر گفتارِ یار
قوم کے لوگو! اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب		وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

درسِ حدیث

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیمَ، إِنَّكَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ،
اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیمَ، وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیمَ،

إِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهٖ

رسول کریمؐ نے فرمایا: امام ایک ڈھال ہوتا ہے۔اسی کے پیچھے رہ کر دشمن کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجہاد۔حدیث نمبر:2957)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اسلامی طریق یہی ہے کہ اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ یعنی وہ قربانی کرو جس کا امام مطالبہ کرتا ہے۔جب وہ کوئی مطالبہ نہ کرے،اس وقت حلال وطیب کو دیکھنا چاہئے لیکن جہاں وہ حکم دے وہاں حلال وطیب کو بھی چھوڑ دینا چاہئے۔(ہاں مگر یہ ضروری ہے کہ یہ وقتی قربانی ہو اور اسلام کے دوسرے اصولوں کے مطابق ہو۔بِدعت کا رنگ نہ ہو)غرض میں پہلے طریق کو ناجائز قرار نہیں دیتا مگر اب جو طریق میں نے تجویز کیا ہے اس پر عمل کرنا ضروری ہے کیونکہ اب یہی اسلامی طریق ہے اور اب جو ڈھال کی پناہ میں نہیں آئے گا وہ دشمن کے تیر کھائے گا۔ (خطبات محمود۔جلد16 فرمودہ4رجنوری1935)

میں نے متواتر جماعت کو بتایا ہے کہ خلافت کی بنیاد محض اور محض اِس بات پر ہے اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ یعنی امام ایک ڈھال ہوتا ہے اور مومن اِس ڈھال کے پیچھے سے لڑائی کرتا ہے۔مومن کی ساری جنگیں امام کے پیچھے کھڑے ہوکر ہوتی ہیں۔اگر ہم اس مسئلہ کو ذرا بھی بھلا دیں۔اس کی قیود کو ڈھیلا کر دیں اور اس کی ذمہ داریوں کو نظر انداز کر دیں تو جس غرض کے لئے خلافت قائم ہے وہ مفقود ہو جائے گی...اگر ایک امام اور خلیفہ کی موجودگی میں انسان یہ سمجھے کہ ہمارے لئے کسی آزاد تدبیر اور مظاہرہ کی ضرورت ہے تو پھر خلیفہ کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو مومن اُٹھاتا ہے اس کے پیچھے اُٹھاتا ہے۔اپنی مرضی اور خواہشات کو اس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے۔اپنی تدبیروں کو اس کی تدبیروں کے تابع کرتا ہے۔اپنی آرزوؤں کو اُس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے اور اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتا ہے۔اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو ان کے لئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔“ (الفضل 4ستمبر 1937ء)

خلیفہ درحقیقت رسول کا ظِلّ ہوتا ہے

’’خلیفہ درحقیقت رسول کا ظِلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دُنیا کے وجودوں سے اشرف واَولیٰ ہیں ظِلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دُنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔‘‘ (شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

خدا کا یہ قانونِ قدرت ہے کہ جب خدا کے رسول کا کوئی خلیفہ اس کی موت کے بعد مقرر ہوتا ہے تو شجاعت اور ہمت اور استقلال اور فراست اور دل قوی ہونے کی رُوح اس میں پھونکی جاتی ہے جیسا کہ یشوع کی کتاب باب اول آیت 6 میں حضرت یشوع کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مضبوط ہو اور دلاوری کر یعنی موسیٰ تو مر گیا اَب تو مضبوط ہو جا۔ یہی حکم قضاء وقدر کے رنگ میں نہ شرعی رنگ میں حضرت ابوبکرؓ کے دل پر بھی نازل ہوا تھا تناسب اور تشابہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابوبکر بن قحافہ اور یشوع بن نون ایک ہی شخص ہے۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 185)

’’سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی...... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305 تا 306)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے!

’’یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے اس لئے اگر زندگی چاہتے ہیں تو خلافتِ احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں، پوری طرح اس سے وابستہ ہوجائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفۂ وقت کی رضا آپ کی رضا ہوجائے۔ خلیفۂ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم ہو اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمح نظر ہوجائے۔‘‘

(ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر مارچ، اپریل 2004ء) (خطبہ جمعہ 31/ اکتوبر 2003ء)

آج دُنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو خلافت کا بابرکت نظام عطا ہوا ہے۔ پس اس کی برکات سے دائمی حصہ پانے کے لئے، اپنی آئندہ نسلوں کو محفوظ رکھنے کے لئے خلافت کے ساتھ چمٹے رہیں۔ یہی دین ہے۔ یہی توحید ہے۔ یہی مرکزیت ہے اور اس کے ساتھ وابستگی میں خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔ اس لیے اس نعمت کی قدر کریں۔ خدا کا شکر بجالائیں اور خلیفۂ وقت کے ساتھ ادب، احترام، اطاعت اور وفا اور اخلاص کا تعلق مضبوط تر کرتی چلی جائیں۔

(از پیغام مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2010ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 28 جنوری 2010ء)

’’پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہوجائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل 23/ مئی 2003ء صفحہ 1)

پس اے میرے پیارو اور میرے پیاروں کے پیارو! اٹھو۔ آج اس انعام کی حفاظت کے لیے عزم اور ہمت سے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور گرتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے میدان میں کود پڑو کہ اسی میں تمہاری بقا ہے۔ اسی میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے۔ اور اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔

(خطاب 27 مئی 2008ء Excel سینٹر صفحہ 61)

اخلاص ہے دستورِ غلامانِ خلافت

اخلاص ہے دستورِ غلامانِ خلافت		تسلیم سے مشروط ہے پیمانِ خلافت
یہ لعلِ نبوّت تو ہے اک گوہرِ یکتا		بعد اس کے گراں مایہ ہے مرجانِ خلافت
استادؐ سے شاگردؓ نے وہ فیض ہے پایا		وہ شانِ نبوّت ہے تو یہ جانِ خلافت
ہے باغِ نبوّت کا ہی اِک نخلِ ثمردار		اس گُل کا ہی تو تخم ہے ریحانِ خلافت
ہر ایک کو اِس سائے میں ملتی ہیں پناہیں		ہے کتنا وسیع دیکھو تو دامانِ خلافت
ہے اہلِ وفا کی یہ محبت کا تقاضا		ہوتی رہے پابندئ فرمانِ خلافت
تا روزِ قیامت رہے جاری مرے مولا		خوش بختی کا یہ دَور یہ فیضانِ خلافت

(مطبوعہ الفضل ڈائجسٹ، الفضل انٹرنیشنل 22 مئی 2020ء)

تقریر:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

خلافت: قرآن مجید کا ایک عظیم الشان وعدہ

خاکسار نے اب جس آیت کریمہ کی تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ (سورہ نور آیت 56) اس اشادِ ربانی سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ خلافت ایک وعدہ الٰہی ہے نہ کہ پیشگوئی۔ جب اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے تو پھر اس کا پورا کرنا بھی خدا ہی کا ذمہ ہے۔ کسی انجمن یا کسی تنظیم کی کوشش سے خلافت قائم نہیں کی جا سکتی۔ وعدہ الٰہی کے متعلق قدیم سے سنت اللہ یہی چلی آ رہی ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ یعنی یقیناً اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا یعنی تیرا ربّ بھولنے والا نہیں۔ الغرض سچے وعدوں والے خدا نے مؤمنین اور صالحین کی جماعت سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ گویا خلافت کی بنیادی شرط خدا تعالیٰ نے ایمان اور اعمال صالحہ قرار دیا ہے۔

مزید براں رسول مقبول ﷺ نے امت محمدیہ میں جاری ہونے والی خلافت کے متعلق دو (2) خوشخبریاں دی ہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق کچھ عرصہ تک نبوت قائم رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اسے اٹھا لے گا۔ ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ یعنی نبوت کے بعد اس کے طریق پر اللہ کی مرضی کے مطابق کچھ عرصہ تک خلافت ہوگی۔

مخبر صادق رسول عربی ﷺ نے اس کے بعد جابر سفاک بادشاہت کے انتہائی گھنونے دور سے آگاہ کرنے کے بعد دور آخر میں پھر سے خلافت علی منہاج النبوہ کی نوید سنائی ہے۔ فرمایا: ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔ یعنی پھر بعد نبوت کے طریق پر خلافت ہوگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو وقت مقررہ پر نبی اللہ کے لقب سے بطور مسیح موعود اور مہدی معہود مبعوث فرمایا۔

آپ کے بعد پھر سے خلافة علیٰ منهاج النبوة قائم بھی قائم فرمائی۔

آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایاہیکہ خلافت کے ذریعہ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ یعنی مؤمنین جماعت کوجس کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے تمکنت عطا فرماتا ہے۔ ہر میدان میں بالخصوص دین کے ہر شعبہ میں مؤمنین کی جماعت خلافت کے ماتحت دینا میں اپنا سکہ جما دیتی ہے۔ یہاں تک کہ دشمن کا کوئی بھی ہربہ اور حیلہ ان کو شکست نہیں دے سکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں: ''اب آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ اسی شان کے ساتھ نشونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی''

(خطبہ جمعہ 18 جون 1982۔ خطبات طاہر جلد اول: 18)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا یعنی خلافت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ خوف کی حالت کو امن میں تبدیل کرتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''نبی کی وفات کے بعد خلیفہ اور ہر خلیفہ کی وفات کے بعد آئندہ خلیفہ کے ذریعہ سے یہ خوف کی حالت امن میں بدلتی چلی جائے گی۔ اور یہی ہم گزشتہ 100 سال سے دیکھتے آرہے ہیں۔'' (خطبہ جمعہ 27 مئی 2005ء)

خلافت کا سب سے اہم اور بنیادی مقصد قیام توحید ہے۔ اس سلسلہ میں فرمایا کہ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا یعنی وہ میری ہی عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کریں گے۔ چنانچہ خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ پوری دنیا میں قیام توحید کیلئے ہمہ تن کوشوں ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ کی ایک ولولہ انگیز تحریک پیش ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں: ''پہلے سلطنت برطانیہ کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اب... خدا کے فضل سے... ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ لیکن ہم یہی نہیں چاہتے کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہ ہو۔ بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہماری اذان پر بھی سورج غروب نہ ہو۔ حضور نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجدیں بن جائے اور دنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے۔ خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے۔'' (الفضل 16 اکتوبر 1957ء ص 3)

اسی طرح فرمایا: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ یعنی قیام نماز کو بھی خلافت سے وابستہ کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ نے اپنے قاتلین سے کہا کہ ''اگر تم مجھے قتل کروگے تو باخدا میرے بعد تم میں اتحا

دقائم نہیں ہوگا اور کبھی متحد اور مجتمع ہو کر نماز نہیں پڑھ سکو گے۔(تاریخ الطبری)اور تاریخ گواہ ہیکہ خلافت راشدہ کا فقدان امت مسلمہ کا شیرازہ بکھیر کر رکھا۔

زکوٰۃ کی ادئیگی اور اس کی صحیح تقسیم بھی خلافت سے ہی منسلک ہے۔تاریخ اسلام کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے منکرین زکوٰۃ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ: اگر یہ اونٹ باندھنے کی رسی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔

(تاریخ الطبری جلد 2 صفحہ 254-255)

اسی سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: احمدیوں کو بھی اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ زکوٰۃ کتنی ضروری ہے اور اس کا باقاعدہ اہتمام کرنا چاہیے۔ (ماخوذ از مدارجِ تقویٰ، انوارالعلوم جلد 1 صفحہ 383)

انبیاء کو خدا تعالیٰ براہ راست مقرر فرماتا ہے جبکہ خلافت کا انتخاب کا اختیار اللہ تعالیٰ نے کلیۃً مؤمنین کی جماعت کو دیا ہے۔ گویا کہ خدا کے فرستادہ کو قبول کرنے پر مؤمنین کی جماعت کو خدا کی طرف سے یہ ایک تحفہ ہے کہ مؤمنین کے منتخبہ خلیفہ کو خدا تعالیٰ بھی قبول فرماتا ہے۔اور ملائکۃ اللہ کے ذریعہ ان کی تائید ونصرت فرما کر اپنی مہر تصدیق ثبت فرماتا ہے۔نیز خدا کی تائید یافتہ اس خلافت کے ساتھ دینے والوں کو بھی تائیدات ملائکہ کی نوید سناتا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:''آٹھواں طریق ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا یہ ہے کہ خلیفہ کے ساتھ تعلق ہو۔ یہ بھی قرآن سے ثابت ہے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ (البقرۃ ۲۴۹) کہ ایک زمانہ میں ایک نبی سے لوگوں نے کہا کہ ہمارے لئے اپنا ایسا جانشین مقرر کر دیجئے جس سے ہم دنیاوی معاملات میں مدد حاصل کریں لیکن جب ان کے لئے ایک شخص کو جانشین مقرر کیا گیا تو انہوں نے کہہ دیا، اس میں وہ کون سی بات ہے جو ہمارے اندر نہیں ہے...آؤ بتائیں اس میں کون سی بات ہے جو تم میں نہیں۔اور وہ یہ کہ جو لوگ اس سے تعلق رکھیں گے ان کو فرشتے تسکین دیں گے۔اس سے ظاہر ہے کہ خلافت کیساتھ وابستگی بھی ملائکہ سے تعلق پیدا کراتی ہے کیونکہ بتایا گیا ہے کہ ان کے دل فرشتے اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔تابوت کے معنے دل اور سینہ کے ہیں۔فرمایا خلافت سے تعلق رکھنے والوں کی یہ علامت ہوگی کہ ان کو تسلّی حاصل ہوگی اور پہلے صلحاء اور انبیاءؑ کے علم ان پر ملائکہ نازل کریں گے۔ پس ملائکہ کا نزول خلافت سے وابستگی پر بھی ہوتا ہے۔'' (از خطاب ملائکۃ اللہ صفحہ 124 / انوارالعلوم جلد 5)

اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم   احمدؐ کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ